4,157

۲۸

۲۰۰۳

بسمہ تعالیٰ

"قاتلوھم حتیٰ لا تکون فتنہ"

پیش لفظ

یہ مقالہ اسلامی جمہوریہ ایران پر عراق کی کافر حکومت کی طرف سے مسلط کردہ جنگ کے پانچویں سال کے موقع پر لکھا گیا ہے۔ تاکہ آپ معزز بھائی اور بہن امریکہ کی آلۂ کار اور کافر حکومت کے علاوہ دوسرے بڑے بڑے مجرموں کے جرائم سے باخبر اور ایران کی شریف النفس مسلمان قوم کی مظلومیت اور رزم آفرینی سے آگاہ ہو سکیں اور پھر اپنے اسلامی اور انسانی فریضے کے مطابق ان مجرموں کے خلاف کوئی اقدام کر سکیں۔

اس مقالے کے مطالب کی درجہ بندی مندرجہ ذیل عنوانات کے تحت کی گئی ہے،

۱- انسان اور تکبّر
۲- موجودہ کفار یا امپیریلزم
۳- امپیریلزم کے مختلف چہرے
۴- مسلمان اور کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ
۵- تفرقہ اندازی سامراج کی بنیادی پالیسی ہے۔
۶- ایران اسلامی انقلاب سے پہلے
۷- امریکہ کی سازشیں شروع ہوتی ہیں۔

۸۔ ایران اسلامی انقلاب کے بعد

۹۔ اسلامی انقلاب کے خلاف عراق کی کافر حکومت کا حملہ۔

۱۰۔ عراق کی کافر بعثی حکومت کی کارگزاری پہ ایک نظر

۱۱۔ مسلط کردہ جنگ میں امریکہ کے امپریلزم اور نام نہاد مسلمان آلہ کار حکومتوں کی پوزیشن

۱۲۔ صلح کے بارے میں ایران کی تجویز

۱۳۔ قاتلوا ہم حتیٰ لا تکون فتنۃ

○

انسان اور تکبر

توحیدی جہان بینی کے مطابق انسان ایک ایسی ہستی ہے جو فطرتاً آزاد ہے۔ اور خداوند حکیم کی مشیت اور ارادے کے مطابق یہ آزادی حق و باطل کی راہ انتخاب کرنے کے لئے اس کی سرشت میں ودیعت کی گئی ہے تاکہ اسے آزمائش کی کٹھالی میں ڈال کر اس کی عبودیت یا عدم عبودیت کا امتحان کیا جا سکے اب اگر اس نے حق کی راہ انتخاب کی اور اس پر چل کر اس نے اپنے آپ کو اس ہستی کل کا ایک ناچیز جزو ہونے کا اعلان کیا اور اپنے خالق کے سامنے کہ وہی ہستی مطلق ہے اپنا سر تعظیم خم کر دیا تو وہ والہانہ طور پر اس کی بندگی و اطاعت کا طوق اپنی گردن میں ڈال لے گا۔ لیکن اگر اس نے دوسری راہ اختیار کی جو ایک غلط اور جھوٹی راہ ہے تو گویا اس نے اپنے آپ کو بہت بڑا سمجھ لیا ہے اور وہ لازمی طور پر اپنے آپ کو خود مختار سمجھ کر خدائی کا دعویٰ کرنے لگے گا۔ اگرچہ وہ صریحاً خدا کا لفظ اپنی زبان پر نہیں لائے گا اور کھلے بندوں ایسے اقدام نہیں کرے گا۔ لیکن یہ بلا ان مصیبتوں میں سے ایک ہے جس نے تاریخ کے طویل ادوار میں انسان کے وجود کو خطرے میں ڈالا ہے اور آئندہ بھی وہ اسے خطرے میں ڈالتی رہے گی۔ اگر انسان کی زندگی کا آغاز و دوام اس ہستی مطلق سے اس کے وجود کے بہرہ ور ہونے کی بنیاد پر نہیں ہے۔ اور اس کی حرکات و سکنات جہاں کے مرتبۂ ہستی کے مطابق ہونی چاہیے تھیں بالکل نامتناسب ہیں تو اس کی پیروی اسے زوال حقیقی کی طرف کھینچ کر لے جائے گی۔ اور یہ بے سبب نہیں ہے کہ اسلام تکبر کی سخت

مذمت کی گئی ہے اور اسے کبیرہ گناہوں میں شمار کیا گیا ہے۔

خوش قسمتی سے (عبرت کے طور پر) تاریخ نے اس کے بہت سے نمونے اپنے صفحات میں محفوظ کئے ہوئے ہیں۔ یقیناً وہ آئندہ بھی ایسا کرتی رہے گی۔

دین مُبین اسلام اور مارکس کے نقطۂ نظر سے تاریخ کا تجزیہ

مارکس اور اس کے مسلک کے مادہ پرست پیروں کا یہ اعتقاد ہے کہ انسان شروع شروع میں ہر قسم کی دشمنی سے دور رہ کر ایک جماعت کی صورت میں صلح و صفائی کے ساتھ زندگی بسر کرتے تھے۔ ان کا رہن سہن بھی مشترک تھا۔ لیکن بعد میں مختلف تصادموں کے نتیجے میں کہ ان کی تمام تر بنیاد مادیت (خاص ملکیت) تھی وہ دو جماعتوں یعنی حاکم جماعت اور محکوم جماعت میں تقسیم ہو کر رہ گئے۔ ان کے خیالات میں یہ تصادم لازمی ہے۔ اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق مختلف شکلوں میں جاری رہا ہے اور جاری رہے گا۔ لیکن جب خصوصی ملکیت کی بنیادیں مٹ جائیں گی تو دوبارہ مشترک رہن سہن کا زمانہ لوٹ آئے گا جیسا کہ دیکھا جاتا ہے انہوں نے حاکم جماعت اور محکوم جماعت کے درمیان تمام کشمکشوں کی بنیاد بیرونی مادیت کو سمجھا ہے اور تاریخ کی تمام تحریکوں کا تجزیہ اس کی بنیاد پر کیا ہے۔ اور انسان کو تاریخ کے جبر (محض مادیت) سے مغلوب سمجھا ہے۔ وہ اس کے ارادے اور آزادی کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

لیکن اسلام میں مذہبی بصیرت کے مطابق تاریخ کے طویل ادوار میں یہ دونوں گروہ یعنی گروہ موحدین اور گروہ کافرین ایک دوسرے کے بالمقابل صف آرا رہے ہیں۔ ان دونوں کی جڑ خود انسان کی ذات میں سمجھی گئی ہے اور اس کا محرک انسان کا اپنے مقام انسانی سے تجاوز کرنے یعنی کفر و تکبر اختیار کرنے کو

سمجھتے ہیں جیسا کہ اس حقیقت کے اثبات کے لئے مختلف آیات قرآنی میں سے ایک آیت (سیروا فی الارض کیف کان عاقبۃ المکذبین) میں اشارہ کیا گیا ہے اور اس آیت سے معرفت کے ایک بہترین منبع کی طرف راہنمائی ہوتی ہے لیکن اس سلسلے میں اس مطلب کو بہتر طور پر سمجھنے کے لئے جس نکتہ کی طرف زیادہ توجہ دینی چاہئے وہ یہ ہے کہ انسانی زندگی کی تاریخ کے طویل ترین ادوار میں ہمیشہ بہترین لوگ دو [illegible] گئے ہیں جو قطعی طور پر اپنے زمانے میں [illegible] ہوتے تھے اور جنہوں نے اپنے زمانے کے سب سے زیادہ قابل نفرت اشخاص یعنی متکبر لوگوں کے ہاتھوں روحانی اور جسمانی اذیتیں جھیلیں اور ان کے ہاتھوں شہید ہوتے رہے انبیاء کرام ان کی بہترین مثالیں ہیں ایک طرف پیغمبرؐ اور آئمہ اطہارؑ ہیں اور دوسری طرف ستمگر و ستمکار ہیں۔ مثال کے طور پر حضرت ابراہیمؑ کے مقابلے میں نمرود، حضرت موسیٰؑ کے مقابلے میں فرعون، حضرت عیسیٰؑ کے مقابلے میں قیصر، حضرت محمدؐ کے مقابلے میں ابوسفیان حضرت علیؑ کے مقابلے میں معاویہ اور حضرت امام حسین ابن علیؑ کے مقابلے میں یزید رہا ہے لیکن اس زمانے میں نام تبدیل ہو گئے۔ اس سلسلے میں یہ نکتہ پیش نظر رکھنا چاہئے کہ مذکورہ بالا موحدین کے مقابلے میں ہر کافر کے ساتھ کوئی نہ کوئی تاریخی واقعہ وابستہ رہا ہے اس لئے ان پر محض ایک فرد کے طور پر نظر نہیں ڈالنی چاہئے۔

موجودہ کفار یا امپریلزم

اگر انسان کی آزادی اور اس کی سرشت نیز اس کی قوت جبر کی طرف توجہ کی جائے۔ تو معلوم ہو گا کہ آج بھی کفار موحدین کے خلاف سرگرم عمل ہیں۔ اور ہمیشہ کی طرح آج بھی ان کو مٹانے پر تلے ہوئے ہیں اس موضوع کی اہمیت کے پیش نظر لازم ہے

کہ ان کے چہروں اور ان کی کارگزاری کی نوعیت کو مختصر طور پر پیش کیا جائے۔

موجودہ گفار امپیریلزم کے ان حامیوں کے سوا کون ہو سکتے ہیں جن کے سروں پر امریکہ سوار ہے یہ گفار یا دوسرے لفظوں میں امپریلزم کے حامی موجودہ زمانے میں ایک ایسے ہیبت ناک سرطان کی صورت میں سرگرم عمل ہیں جس نے موت کے عفریت کی طرح اپنے خون آلودہ پنجے انسانوں کے گوشت اور پوست میں گاڑ رکھے ہیں اور وہ مختلف طریقوں سے ان کا خون چوس رہا ہے یہ سرطان آج کے مسلمانوں کے معنوی اور مادی امور پر کچھ اس طرح مسلط ہوا ہے کہ آج ماضی کے برعکس اس کے پنجوں سے نجات حاصل کرنا بہت مشکل ہو گیا ہے اب اس کا خاتمہ کرنے کے لئے عالمانہ تحقیقات کے علاوہ تمام مستضعفین کا اتحاد، خدائے بزرگ و برتر کی رہبری اور توکل کی ضرورت ہے اس کے سوا نجات کی کوئی اور راہ ممکن نہیں ہے۔

امپیریلزم کے مختلف چہرے

امپریلزم نے مختلف چہرے چڑھا کر انسان کی زندگی کے مختلف شعبوں پر اپنا اثر و نفوذ جما رکھا ہے۔ اور وہ ان کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر سرگرم عمل ہے۔ اس حقیقت کو واضح کرنے کے لئے ہم ذیل میں امپریلزم کے مختلف چہرے پیش کرتے ہیں۔

۱۔ کلچرل یا ثقافتی امپریلزم جو تقریباً محکوم اور غلام قوموں کے تمام ثقافتی امور کو اپنے کنٹرول میں رکھتا ہے۔ اور اس طرح اپنے فاسد اور ہمہ گیر کلچر کو ان پر مسلط کرتا ہے۔

۲۔ اقتصادی یا معاشی امپریلزم دنیا کی تمام اقتصادی اور معاشی سرگرمیاں

اور ان کی تبدیلیاں اسی کے کنٹرول میں ہیں [illegible]

[illegible] جو حقیقی امپیریلزم جو تقریباً دنیا میں رونما ہونے والے تمام حالات و

واقعات کو اپنے کنٹرول میں رکھتا ہے [illegible]

[illegible] امپیریلزم جو حق کو ناحق ثابت کرنے پر قادر ہے

[illegible] امپیریلزم جو [illegible] تمام [illegible] کر کے

[illegible] اپنے منصوبوں کے مطابق چلاتا ہے [illegible]

[illegible]

مسلمان اور کلمۂ طیبہ لا الٰہ الا اللہ

[illegible]

[illegible]

ومرتبہ، جماعت [illegible]

[illegible] علم اور شان و شوکت کی شکل میں موجود [illegible] سے پیدا

ہونے والے [illegible] نہیں پہچانیں گے۔ اور ان کے

پیدا [illegible] کی کیفیت کو نہیں سمجھیں گے۔ ان کو [illegible] نہ کر سکیں گے۔

ہم مسلمہ طور پر "اشہد" اس "لا الٰہ" [illegible] شخص

[illegible] ایمان نہ لا سکیں گے۔ اور اس کی عبودیت کا طوق اپنی گردن

میں نہ ڈال سکیں گے کیونکہ خود مذکورہ کلمہ سے بھی یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے اگرچہ

کلمۂ طیبہ میں "الٰہ" جملے کے شروع میں اور کلمہ "اللہ" آخر میں [illegible] آیا

ہے چونکہ یہ اصولاً ممکن نہیں ہے کہ ہم پہلے بھی [illegible]

ہیں اور وہ انسان کی آزادی اور ان مذکورہ بالا جھوٹے خداؤں کے ساتھ اس کا دائمی تعلق یا تصادم ہے اور یہ ہر لمحہ ممکن ہے کہ وہ اس کو اپنا گرویدہ بنا کر راہ حق یا صراط مستقیم سے منحرف کر دیں۔

اب زمانے کا عظیم جھوٹا خدا یا بت کون ہے؟ جس نے شیطان کی طرح لوگوں کی اکثریت کو ظاہری طور پر یا خفیہ طور پر اپنا گرویدہ اور اس نے عظیم جرائم کے باوجود ایک بہت بڑی تعداد کو اپنا کعبۂ آمال بنا رکھا ہے۔ کیا وہ امریکہ کی قیادت میں امپریلزم کے سوا کوئی اور ہو سکتا ہے؟ پس اگر ایسا ہے اور یقیناً ایسی بہت سی چیزیں ہیں تو پھر مسلمان اقوام کے حکام اس کے خلاف کیوں اٹھ کھڑے نہیں ہوتے۔ انہوں نے کیوں اپنی مملکت کے اختیار کی باگ ڈور ان مجرموں کے ہاتھوں میں دے رکھی ہے جنہوں نے اپنے کمینے پن اور درندہ خوئی کی وجہ سے شیطان کا منہ کالا کر دیا ہے؟ وہ اپنی طرف کیوں متوجہ نہیں ہوتے؟ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس کا ایک واضح سبب ہے اور وہ یہ کہ وہ خود امپریلزم کے نمائندے ہیں اور معذور ہیں۔

تفرقہ اندازی سامراج کی بنیادی پالیسی ہے

سامراجی امپریلسٹوں کا ایک گھناؤنا اور خطرناک طریقہ دنیا کے مستضعفین خاص طور پر مسلمانوں کے درمیان نا اتفاقی انتشار اور کشیدگی پیدا کرتا رہا ہے اور رہے گا۔ وہ ہمیشہ تفریق پیدا کر کے مختلف ملکوں اور قوموں کو لوٹنے میں مصروف رہتے ہیں اس کی بہت سی مثالیں اور نمونے ماضی میں ملتے ہیں اور حال میں بھی ان میں ایک برصغیر ہند کی سرزمین ہے جو شروع شروع میں ایک وسیع اور دولت مند ملک کی صورت میں مغرب کے مدمقابل کھڑی تھی۔

مگر افسوس کہ انگلستان اپنی سازشوں، ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان
دشمنی اور جھگڑے کے نتیجے میں بالآخر اس عظیم ملک کے ایک بڑے حصے کو جدا کرنے
میں کامیاب ہو گیا، ہندوستان علیحدہ ہو گیا اور ملک مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان
کے نام سے وجود میں لایا گیا۔ اس کے بعد دوبارہ سازش کر کے مشرقی پاکستان کو
مغربی پاکستان سے جدا کر دیا اور انہیں دو چھوٹے چھوٹے الگ الگ ملکوں
میں تقسیم کر دیا تاکہ مسلمانوں پر آسانی سے غلبہ پا سکیں۔ افسوس کی بات ہے کہ انگریز
[illegible] سازشوں کا سلسلہ یہیں پر ختم نہیں
ہو جاتا۔ کیونکہ تقسیم ہند کے وقت [illegible] کشمیر ہندوستان یا پاکستان
کو مستقل نہیں [illegible] سرحدی اختلاف کا [illegible] پیدا کر کے
ایک [illegible] ہندوستان [illegible] اس
کا [illegible] حکومت [illegible] تسلیم ہے
[illegible] خود مختاری
کا اعلان [illegible] کا اعلان ہے۔ اس طرح کشمیر
کی صورت حال [illegible] ہندوستان اور پاکستان کے درمیان وجہ کشیدگی
بنی ہے پھر یہ بھی ممکن ہے کہ [illegible] اپنے دوسرے
پروگرام رکھتے ہوں۔

امیر [illegible] نے [illegible] کے علاوہ ایران کے بارے میں بھی اسی قسم کی پالیسی
کو اپنایا تاکہ [illegible] ایران کی سرزمین کے ایک بڑے حصے کو
جدا کرنے کا باعث بن سکیں۔

امیر [illegible] ایران سے نکلنے کے بعد بھی [illegible] وہ مکمل طور پر اس سرزمین
سے باہر نہیں نکلا چونکہ [illegible] خوشحال طبقے کے علاوہ متوسط طبقے کے افراد میں

بھی مغربی کلچر کے آثار دیکھے جا سکتے ہیں۔ اس نے اہل سنت والجماعت بھائیوں کی حقوق طلبی اور خود مختاری کے جھوٹے ناموں سے اسلامی جمہوریہ ایران کے بعض حصوں یعنی کردستان ترکمان صحرا، بلوچستان، آذربائیجان اور خوزستان کو جدا کرنے کی بنیاد ڈال دی ہے لیکن خوشی کی بات یہ ہے کہ انقلاب کے عظیم قائد کی بصیرت، خود ایرانی عوام کی شہادت طلبی اور اہل سنت بھائیوں کی ہوشمندی اور بحمد اللہ تعالیٰ کی عنایات کی بدولت یہ سازش بھی ابتک شکست سے دوچار رہی ہے۔ اور انشاء اللہ مکمل طور پر ختم ہو جائیگی

ایران، اسلامی انقلاب سے پہلے

ایران کی شاہی حکومتیں ہمیشہ ایران کے مستضعف عوام کو لوٹنے میں مصروف رہی ہیں۔ تقریباً [illegible] سے پہلے وہ انگلستان اور روس کی حکومتوں کی ایجنٹ بن گئیں۔ اور وہ انہیں زیادہ سے زیادہ مراعات سے نوازتی رہیں تاکہ وہ اس طرح اپنی باعث ننگ زندگی کو روز بروز اور زیادہ برقرار رکھ سکیں ان کی عطا کردہ مراعات اور خود فروشی اس درجے کو پہنچ گئیں کہ مملکت کے امور کا ایک بڑا حصہ خاص طور پر انگلستان کے قبضے میں چلا گیا۔ یا دوسرے لفظوں میں ایران اس کی مملکت کے ایک صوبے میں تبدیل ہو کر رہ گیا اس طرح ایران کے تمام سیاسی۔ تعلیمی اور معاشی امور ان دونوں ملکوں کے ہاتھوں میں چلے گئے۔ اور اس مملکت کے حکمران ان دونوں ملکوں کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن کر رہ گئے۔ اور جب امریکہ کی سیاسی قوت بڑھنے لگی اور وہ خود بھی دنیا کے دیگر ممالک کی طرح ایران پر بھی مسلط ہو گیا تو ایران کی صورت حال بدرجہا بدتر ہو گئی۔ کیونکہ اب ایران عالمی امپیریلزم کے چنگل میں پھنس کر رہ گیا تھا جس کا

سرغنہ جرائم کا پہلا حربہ امریکہ تھا شروع شروع میں اس کی کوشش اسلام
کے حیات بخش مذہب میں تحریف معنوی کی صورت میں ظاہر ہوئی پھر اس
نے بعد [illegible] علماء کو اپنی مرضی کے مطابق مادی اور قوم پرستی کے نظریات
سے [illegible] کرنا چاہا چنانچہ اس مقصد کے لئے ایک امریکہ ساختہ اسلام کی تیاری
کا عمل شروع ہوا جس میں مکمل طور پر قومی [illegible] ظاہر ہوتا تھا اس طرح
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

امریکہ کی سازشیں شروع ہوتی ہیں

ایران میں اپنے بے پناہ عظیم مفادات کھونے اور ان [illegible] اسلام
کی حقیقی شریعت کے نافذ ہونے کے خطرے اور امام [illegible] خاص طور
پر [illegible] اسلامی جمہوریہ ایران کا اعلیٰ [illegible] اور
بالآخر امریکہ کے آلۂ کار اور مسلمان نما غدار حکمرانوں کے خلاف [illegible]
ہونے کے باعث امریکہ نے ایران کے نو بنیاد اسلامی انقلاب کے خلاف
جو ۲۵۰۰ سالہ ملوکیت اور امپیریلزم کے حامیوں خاص طور پر امریکہ کی [illegible]

سے پیدا شدہ مشکلات سے دوچار تھا، ہر طرف سے اپنی ہمہ پہلو سازشوں کا آغاز کر دیا۔ تاکہ اس طرح وہ اپنے کھوئے ہوئے مفادات دوبارہ حاصل کر سکے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اس نے شروع شروع میں کوشش کی کہ کسی نہ کسی طریقے سے انقلاب کو اپنے اصل راستے سے ہٹا دے اور اس طرح اپنے اختراع کردہ مذہب کو اسلام کا نام دے کر ایک بار پھر ملت ایران کو ایک خطرناک صورت میں اپنا اسیر بنالے۔ جیسا کہ وہ ایسی بلائیں دوسرے مسلمان ملکوں اور ملتوں پر پہلے ہی نازل کر چکا ہے اور آپ خود اس کے گواہ ہیں۔ خوش قسمتی سے اپنی تمام تر کوششوں کے باوجود وہ اس میں کامیابی حاصل نہ کر سکا۔ کیونکہ یہ انقلاب حضرت امام خمینی جیسے قائد اور ایران کی ملت مسلمان جیسی اُمت اور خدائے کریم و رحیم کی حمایت و عنایت کی بدولت کبھی شکست سے دوچار نہ ہوگا۔ سوائے اس صورت میں کہ ملت خود راہ حق یعنی اسلام سے ہٹ جائے۔ اور اس پر اللہ تعالیٰ کی امداد و عنایات کا سلسلہ ختم ہو جائے۔ ہم اس سازش کے علاوہ مندرجہ ذیل دائمی سازشوں سے بھی دوچار رہیں گے۔

۱۔ قائد انقلاب کی شخصیت کو غلط رنگ میں پیش کرنے اور عوام کو ان سے جدا کرنے کا خدشہ۔

۲۔ رہبر انقلاب امام خمینی کو بالواسطہ طور پر مجروح کرنے کے لئے اسلامی انقلاب کے یاران وفادار اور اوّل درجے کی مذہبی شخصیتوں کو دہشت گردی کے ذریعے خفیہ طور پر قتل کرنا۔

۳۔ حضرت امام خمینی کے مقابلے میں مسلمانوں کے مرجع تقلید راہنماؤں کی حیثیت سے بعض نام نہاد دینی پیشواؤں کو تقویت پہنچانا اور اس کے نتیجے میں

ان کی قیادت کو کمزور بنانا۔

۴:۔ اسلامی انقلاب اور اس قیادت کے خلاف ساز گار مقابلے کے لئے مشرق و مغرب سے وابستہ پارٹیوں، تنظیموں اور جماعتوں سے فائدہ اٹھانا

۵:۔ مغرب کے باقی ماندہ کلچر کی توسیع و استحکام اور اپنی طرف سے اسلامی کلچر کی ترقی و اشاعت میں رکاوٹ پیدا کرنے کے لئے ثقافتی، تعلیمی اور فنی مراکز میں زیادہ سے زیادہ اثر و نفوذ پیدا کرنا۔

۶:۔ خود امریکہ اور اس سے وابستہ ملکوں کے ذریعے ایران کے خلاف معاشی ناکہ بندی کرنا۔

۷:۔ گندم کی کھلیانوں اور کارخانوں میں آتش زنی اور تخریب کاری اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے عوامی ضرورت کی چیزوں کی ذخیرہ اندوزی۔

۸:۔ ثقافتی، تعلیمی اور معاشی مراکز میں مختلف قسم کی سازشیں۔

۹:۔ شرم و حیا سے عاری ویڈیو فلمیں اور منشیات کی بے مثال حد تک چوری چھپے درآمد۔

۱۰:۔ معاشرے میں تعیش اور فضول خرچی کے رجحان کی زیادہ سے زیادہ اشاعت۔

۱۱:۔ اپنے ہاتھوں سے ترکیہ میں فوجی انقلاب برپا کرنا اور انقلاب کو ایران کی حدود میں محدود و محصور کرنے کے لئے افغانستان پر روس کا فوجی حملہ کرنا اور بالآخر ملک کے اندر انقلاب کا گلہ گھونٹنا، دوسرے ملکوں کی صورتحال بھی کچھ ایسی ہی رہی ہے۔ اور اس میں ترکیہ اور افغانستان کی صورتحال سے کچھ زیادہ فرق نہیں ہے۔

۱۲:۔ حکومت کو بے اثر کرنے کیلئے ایران میں فوجی انقلاب برپا کرنا۔ ۱۶

۱۳:- پڑھنے والوں میں ذہنی انتشار اور خوف و ہراس پیدا کرنے کے لئے ملک کے موجودہ حالات و واقعات کے بارے میں بہت متنوع اور متضاد تجزیہ پیش کرنے کے لئے وسیع سطح پر مختلف ناموں سے بہت سے اخبارات و رسائل کی اشاعت۔

۱۴:- شہر طبس کے راستے ایران پر امریکہ کا فوجی حملہ۔

۱۵:- فوجی قوت کی تائید و حمایت سے انقلاب کو بے اثر بنانے کے لئے داخلی زرخرید ایجنٹوں کے ذریعے فوج میں بدنظمی اور ابتری پیدا کرنا۔

۱۶:- ایک طرف اہل سنت اور شیعہ بھائیوں کے درمیان اور دوسری طرف دوسرے مذاہب اور مذہب شیعہ کے درمیان اختلافات کو ہوا دینا۔

۱۷:- مختلف فرقوں میں نیشنلزم یعنی قوم پرستی کے جذبے کو تقویت دینا۔

۱۸:- خود مختاری کا نعرہ بلند کرنے کے لئے بڑے بڑے زمینداروں کو اکسانا۔ اور اس کے نتیجے میں ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا۔

۱۹:- اسلامی جمہوریہ ایران کی متحدہ سرزمین سے ایران کے جنوبی اور مغربی حصے کو جدا کرنے کے لئے عراق کی صہیونی بعثی کافر حکومت کے ذریعے ایران پر جنگ مسلط کر کے انقلاب کو کمزور کرنا۔

۲۰:- اپنے بنکوں میں اسلامی جمہوریہ ایران کے اثاثوں اور کثیر زرمبادلہ کو منجمد کرنا۔

۲۱:- ایران کے توسط سے تیل کی فروخت میں رکاوٹ ڈالنا۔

۲۲:- ناگہانی طور پر امور مفلوج کرنے کے لئے ایران سے آناً فاناً

باہر جانے کو روکنا۔

۲۳۔ دیگر عناصر کا ایسی منصوبہ بندی پر کہ انقلاب کو بگاڑ سکے ملت پہنچانے اور حصول معلومات کے لئے اپنے جاسوسی کے جال اور آلۂ کاروں کو زیادہ سے زیادہ سرگرم عمل بنانا۔

۲۴۔ انقلاب کے چہرے، انقلاب کی قیادت اور کلی طور پر اسلام کو غلط رنگ میں پیش کرنے کے لئے وسیع سطح پر عالمی پروپیگنڈہ۔

۲۵۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف اپنے آلۂ کار ایجنٹوں کے ذریعے نام نہاد اسلامی کانفرنسوں کا انعقاد۔

۲۶۔ ہر قسم کی بہت سی دھمکیاں۔

۲۷۔ ایران کی معیشت کو مفلوج کرنے کے لئے تیل بردار جہازوں پر حملہ کرنا۔

ایران اسلامی انقلاب کے بعد

بالآخر عوام کی مسلسل مزاحمت اور شہادتوں اور حضرت امام خمینی کی راہبری اور قیادت اور خدائے بزرگ و برتر کی امداد کے باعث ایران کی مظلوم ملت نے نہتا ہونے کے باوجود اپنے پختہ ایمان کی قوت سے شاہ کو مٹا کر رکھ دیا اور اس کی اس ظالم و سفاک حکومت کا تختہ الٹ دیا جسے امریکہ نے جدید ہتھیاروں سے مسلح کر رکھا تھا۔ پھر اسی ملتِ مظلوم نے اپنے بیدار معزز راہنما کے فرمان کے مطابق ظالم و سفاک شاہی حکومت کے باقی ماندہ ویرانوں میں ہر قسم کی تسلط پذیری اور سپر طاقتوں کے اثر و نفوذ سے دور رہ کر اسلام کی زندگی بخش شریعت کی پابندی کرتے ہوئے ایک نئی زندگی

کا آغاز کیا اسی سلسلے میں نہ صرف وزارت قانون کارخانوں اور تعلیمی مرکزوں میں ایسی بنیادی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ جو مستضعفین کے مفاد میں ہیں۔ بلکہ کچھ ایسی تنظیمیں بھی خود بخود وجود میں آ گئی ہیں۔ جو قوانین اسلام کے نفاذ میں قدیم تنظیموں کا اعلیٰ نمونہ بن گئیں۔ مثلاً انقلاب سے حاصل شدہ ہمہ پہلو نتائج کی پاسداری کے لئے "سپاہ پاسداران" کی تنظیم، تمام لمحات میں انقلاب کے لئے عوامی ثبات و استقلال برقرار رکھنے اور انقلاب کی تعلیم و تربیت کو زیادہ سے زیادہ ہمہ گیر بنانے کے لئے "عوامی آمادگی" کی تنظیم، خاص طور پہ جنگ کے محاذوں پر سرگرم شمولیت اور تمام میدانوں میں خصوصاً دیہات میں اسلامی ایران کی تعمیر نو کے لئے "تعمیری جہاد" کی تنظیم انفرادی و اجتماعی حقوق کے تحفظ اور انقلاب کی حفاظت کے لئے "انقلاب اسلامی کی عدالتیں" اور یونیورسٹیوں میں تخلیقی کام کرنے کے لئے "جہاد دانشگاہی" کی تنظیم۔

لیکن انقلاب کی اہم ترین خصوصیت جو بہت کم انقلابوں کے حصے میں آئی ہے۔ وہ اس کا عوامی اور نظریاتی ہونا اور طاغوتی نظام کو ختم کر کے اس کی جگہ اسلام کا بارزشی نظام لانا ہے۔ جیسا کہ اس کی جھلک اب بڑی حد تک مملکت کے تمام شعبوں میں دیکھی جا سکتی ہے۔ مثال کے طور پر ان کتابوں کی تعداد جو اسلامی انقلاب سے پہلے کے زمانے میں لائبریریوں میں مطالعہ کی غرض سے آنے والوں کے ذریعے اخذ کی گئی ہے پانچ لاکھ تھی جبکہ ۱۹۸۴ء میں چالیس لاکھ کتابوں کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ یعنی ۸ گنا زیادہ (واضح رہے کہ یہ کتابیں درسی کتابوں کے علاوہ ہیں) مزید برآں انقلاب سے پہلے قابل مطالعہ کتابیں اکثر و بیشتر گمراہ کن مضامین کی حامل تھیں

امریکہ کی سرکردگی میں عراق کی حکومت [illegible] امپیریلزم کے مقابلے
میں ایران کی پانچ سالہ مزاحمت اور ایسی صورت حال میں جبکہ وہ خود بھی مشکلات
سے دوچار ہے، مستضعفین عوام، دنیا کے مسلمانوں کی تمام حق طلبانہ تحریکوں کیلئے
انکی امداد و حمایت خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس اہمیت کو سمجھنے کے لئے ضروری
ہے کہ ہم ہند و پاکستان کے درمیان ہونے والی جنگوں کی طرف ایک نظر ڈالیں
عظیم [illegible] امریکہ جیسا امپیریلزم کی حمایت کی موجودگی [illegible] عظمت اور اس کے
[illegible] اسلامی انقلاب کے حاصل کردہ نتائج میں
سے لکھتے ہیں

اسلامی انقلاب کے خلاف عراق کی کافر حکومت کا حملہ

امریکہ نے اسلامی انقلاب کے خلاف [illegible] سازشوں کے ناکام ہو
جانے [illegible] عراق کی [illegible] حکومت
[illegible] فوجی حملہ [illegible]

(الف) ایرانی فوج میں افراتفری [illegible] انتشار [illegible]
کارکردگی کا فقدان۔ اس [illegible]

۱۔ فوج کے حقیقی [illegible] افسران یا اہلکاران سے فرار ہونا۔

۲۔ بعض مجرم فوجی افسران یا اہلکاروں کو [illegible] کرنا۔

۳۔ بعض فوجی افسران یا اہلکاروں [illegible] کے زمانے میں
بھی شمار [illegible]

۴۔ بعض فوجی افسران کو فوج سے نکالنا۔

۵۔ [illegible]

کے ساتھ ساتھ فوجی آلات و اوزار کا بے کار ہو جانا۔

۶ :- تنظیمی روابط کا ٹوٹ جانا۔

۷ :- فوج میں امریکہ کے بعض ایجنٹوں کی غداریاں اور سازشیں۔

۸ :- وسیع طور پر جدید اقدار کو سمجھنے اور ان کو اپنانے میں فوج کی عدم آمادگی۔

۹ :- ضروری ہتھیاروں سے لیس تربیت یافتہ فوج کا فقدان۔ اس زمانے میں "سپاہ پاسدارانِ انقلابِ اسلامی" کی تشکیل عمل میں آ چکی تھی۔ وہ اپنی سرگرمیوں کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ لیکن اس وقت اس کی سرگرم فوج کا حجم و کمیت محدود تھا۔ اور وہ ضروری ہتھیاروں سے بھی محروم تھی۔

(ب) جنگ شروع کرنے کے لئے مناسب بہانے کا وجود (خواہ غیر قانونی اور غیر منطقی کیوں نہ ہو) جس کا مقصد ان علاقائی اختلافات کو سامنے لانا جس کا تصفیہ سرکاری طور پر شاہ معدوم اور عراق کے ڈکٹیٹر کے زمانے میں عمل میں آ چکا تھا۔

ج :- عراق کی مسلح فوجوں کا جمگھٹا۔

د :- اسلامی جمہوریہ ایران پر عراق کے حملے کو حق بجانب قرار دینے کے لئے عالمی سطح پر وسیع پروپیگنڈے کی آڑ لینا۔

ہ :- مغرب کی فوجی مشاورتی، معلوماتی اور فوجی ساز و سامان کی امداد کے ساتھ ساتھ خلیج فارس کے علاقے کی بدکردار حکومتوں کی بڑی مالی امداد۔

و :- ایران کی اسلامی جمہوریہ پر عراق کی جارحیت کی تائید

کے لئے نام نہاد مسلمان لیکن بدکردار حکومتوں کے ساتھ امریکہ کا گٹھ جوڑ۔ البتہ بعض نے براہ راست اور بعض نے خاموشی اختیار کر کے اس باعث ننگ عمل کی حوصلہ افزائی کی۔

د۔ کیا فوجی اعتبار سے اور کیا پروپگنڈہ کے لحاظ سے اندرونی زرخرید قوتوں کی جنگ کے لئے آمادگی۔

ح۔ ایران کے اس نوعمر اور نوبنیاد نظام میں مکمل طور پر بدنظمی اور بے ترتیبی۔

ان پانچ عنصروں کی موجودگی نے ایک ایسی سازگار فضا پیدا کر دی تھی کہ صدام نے کھلے بندوں یہ اعلان کیا کہ ایک ہفتے کے اندر اندر ایران کے جنوبی حصّے پر قبضہ مکمل ہو جائے گا۔ اور یہ ان حالات میں تھا جبکہ امریکہ نے ایران کے خلاف ایک مجرمانہ جنگ چھیڑ دی تھی جس کا نتیجہ ویرانی و بربادی، عورتوں پر زیادتی حکومت و عوام کے اموال اور املاک کی لوٹ مار، وحشت ناک جسمانی اور روحانی اذیتیں، شہروں اور دیہات میں آتش زنی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ بالآخر اسلامی جمہوریہ ایران کے مغرب اور جنوب کے ایک بڑے حصّے پر قبضہ مکمل ہو گیا۔

عراق کی کافر بعثی حکومت کی کارگزاری پر ایک نظر

عراق کی خلق خدا کے لئے باعث نفرت حکومت کی کارگزاری کے کچھ حصّے سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے ذیل میں درج شدہ چند نقاط کو جاننا ضروری ہے۔

ا۔ دنیائے اسلام کے ایک عظیم ترین عالم یعنی حضرت آیت اللہ محمد باقر

صدر کوان کے خاندان سمیت شہید کرنا۔

۲ :۔ دنیا کے شیعوں کے مستند و معتبر عالم آیت اللہ حکیم کے خاندان کو ایک ساتھ شہید کرنا۔

۳ :۔ مذہبی راہنماؤں کی ایک بہت بڑی تعداد کو شہید کرنا یا ان کو روحانی اور جسمانی اذیتیں پہنچانا۔

۴ :۔ اپنے مخالفین خاص طور پر طالب علموں کے طبقے اور سیاسی مسائل سے باخبر لوگوں کو خفیہ طور پر قتل کرنے کے لئے پیشہ ور قاتلوں کو سفارتی نمائندوں کے طور پر مختلف ممالک میں بھیجنا۔

۵ :۔ اسلامی انقلاب کے حامیوں اور طرف داروں کو شہید کرنا یا انہیں روحانی اور جسمانی اذیتیں پہنچانا۔

۶ :۔ ہر اس شخص کو روحانی اور جسمانی اذیت پہنچانا اور شہید کرنا جو حقیقی اسلام کا دم بھرتا ہو۔

۷ :۔ کبھی وسیع اور کبھی اجتماعی سطح پر حریت پسندوں کو شہید کرنا یا انہیں روحانی اور جسمانی اذیت پہنچانا۔

۸ :۔ ظاہری اور پوشیدہ طور پر لوگوں کے جائز حقوق کو سلب کرنا۔

۹ :۔ ملک کے حالات پر کنٹرول کرنے کے لئے دہشت گردی کی فضاء پیدا کرنا۔

۱۰ :۔ عراق کے مسلمان معاشرے میں تمام سطحوں پر اخلاقی برائیوں کو رواج دینا۔

۱۱ :۔ ملک عراق کے اثاثوں کو لوٹ کر تبسے دنوں کے لئے امریکہ

بھیجنا۔

۱۲:۔ خلیج فارس کے علاقے سے تعلق رکھنے والے عرب ممالک سے مستقل طور پر باج وخراج طلب کرنا کہ وہ عدم موافقت کی صورت میں عراق کے حملوں کا نشانہ بن جائیں گے۔

البتہ عراق کی کافر حکومت کی جنگی مشینری کو تمام میدانوں میں ایرانی عوام کی رزمیہ جنگی شجاعت اور مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ امریکہ سے تعلق رکھنے والے بعض افسران بالا کی غداری اس سے کہیں زیادہ تھی کہ وہ ان بہادریوں کے ساتھ عراق کی جنگی مشینری کو روک لیتی۔

لیکن امریکہ کا امپیریلزم اپنے عظیم سراغ رسانی اور جاسوسی کے اداروں اور مختلف ماہرین اور پیچیدہ سپر کمپیوٹروں کی موجودگی کے باوجود جو کچھ معلوم نہ کر سکا وہ مندرجہ ذیل امور تھے۔

۱:۔ حضرت امام خمینی کی پیغمبرانہ قیادت اور ان کی بے مثال شجاعت

۲:۔ ایران کی ملت مسلمان کی بیداری اور اس کا شہادت کے لئے عاشقانہ عشق۔

۳:۔ خدائے بزرگ و برتر کی غیبی امداد۔

اسی عدم ادراک اور نافہمی کی وجہ سے امریکہ کے امپیریلزم کے تمام منصوبے، حکومت عراق کی تمام امیدوں اور نام نہاد اسلامی اقوام کی غدارانہ خواہشوں پر پانی پھر گیا۔ اور وہ خود کوئی کامیابی حاصل نہ کر سکے۔ بلکہ اس کے برعکس اسلامی فوجوں کو زیادہ سے زیادہ منظم ہونے کا موقع ملا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ ایران کے جنوبی اور مغربی علاقے

پر قبضہ اور آبادان کے شہر کا محاصرہ اسلامی فوج کے لئے جرات مندانہ حملے شروع کرنے کا باعث بن گیا۔ آبادان کا محاصرہ توڑنے کے بارے میں امام خمینی کے فرمان سے ان حملوں میں اور شدت پیدا ہوگئی۔ اس طرح انہوں نے نہ صرف عراق کی جنگی مشینری کو پیچھے دھکیل دیا۔ بلکہ دو چند فتوحات اور کامیابیاں بھی حاصل کیں۔ انہوں نے سرزمین عراق کے ایک حصے کو عراق کی ظالم و سفاک حکومت کے وجود کی نجاست سے آزاد کرا لیا۔

"مسلط کردہ جنگ" میں امریکہ کے امپریلزم اور نام نہاد مسلمان آلہ کار حکومتوں کی پوزیشن"

ایران کی مسلمان افواج کی مسلسل کامیابیوں اور ایران کے مفاد میں جنگ کے حالات کی تبدیلی دیکھنے کے بعد مشرق و مغرب کے بلاکوں سے تعلق رکھنے والے بعض ممالک نے صدام کو زوال سے بچانے کے لئے بہت بڑی مقدار میں ہتھیار اور گولہ بارود عراق بھیجنا شروع کر دیا ان کے فوجی ماہرین بھی پہلے سے زیادہ عراق کا رخ کرنے لگے۔ دوسری طرف نام نہاد اسلامی حکومتوں نے بالواسطہ یا بلاواسطہ طور پر عراق کو تحفظ دینے کے لئے اس کافر حکومت کی بڑھ چڑھ کر امداد کی۔ جیسا کہ سرکاری خبروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ صرف خلیج فارس کے علاقے کی عرب حکومتوں نے عراق کو تقریباً چالیس ارب ڈالر کی امداد دی ہے۔ (یہ اعداد و شمار سرکاری ہیں۔ غیر سرکاری امداد کی رقوم اس سے بھی کہیں زیادہ ہیں) صرف یہی نہیں۔ انہوں نے اپنی فوجیں بھی اس کے کنٹرول دے دی ہیں۔ خوش قسمتی کی بات یہ ہے کہ وہی

تین اصول (یعنی صحیح قیادت، عوام کی حمایت اور امدادِ غیبی) جنہوں نے انقلاب کو کامیاب بنایا اس مرتبہ بھی انہوں نے انقلاب کو جاری رکھنے کی ضمانت دی۔

چنانچہ اب مجرم امریکہ نے جو نئے ہتھکنڈے استعمال کرنے شروع کئے ہیں، ان کی تفصیل یہ ہے

۱:- خلیج فارس میں مقیم اپنے جنگی بیڑے کے ذریعے براہ راست ایران پر فوجی حملہ کرنے کی دھمکی۔

۲:- ایران پر فوجی حملے اور عراق کی امداد اور جدید فوج کی تشکیل وتنظیم کے لئے سعودی عرب کی قیادت میں خلیج فارس کے علاقے کی آلۂ کار عرب حکومتوں کو ترغیب۔

۳:- غیر ملکی فوجوں میں مصری، اردنی، تونسی، اور مراکشی سپاہیوں اور فوجی افسروں سے امداد حاصل کرنا۔

۴:- خلیج فارس اور بین الاقوامی پابندی میں ایران کے تجارتی جہازوں کو براہ راست دھمکی۔

۵:- وسیع طور پر ایران کے نہتے شہریوں پر ہوائی حملہ اور بمباری۔

۶:- چار میٹر لمبے راکٹ جو روس سے عراق کو ملے ہیں ایسے وقت میں داغنا جبکہ شہر کے غیر فوجی نہتے مسلمان سوئے ہوئے ہوں۔

۷:- ایران کی مسلمان فوج پر کیمیاوی بمباری جو مجاہدین اسلام کی ایک بڑی تعداد کو زخمی کرنے، اپاہج بنانے اور شہید کرنے کا باعث بنی ہے۔

یہ بات یاد دلانے کی ضرورت ہے کہ تمام ملکوں میں یہاں تک کہ خود امریکہ اور عراق میں بھی اس قسم کے اسلحہ کے استعمال کی ممانعت ہے۔ اس لئے اس کے استعمال کرنے والے پر ایک مجرم کی حیثیت سے بین الاقوامی عدالتوں میں مقدمہ چلایا جانا چاہیئے۔

۸ :۔ سڑکوں۔ ریلوے سٹیشنوں، مسجدوں ،عام بازاروں۔ مدرسوں۔ ہسپتالوں۔ بسوں اور ریل گاڑیوں پہ پے در پے بموں کے دھماکے کرنا اور عوام کی ایک بڑی تعداد کو شہید یا زخمی کرنا۔

۹ :۔ خلیج فارس میں تیل بردار جہازوں پہ حملہ کرنا اور ایران سے تیل کے حمل و نقل کے عمل کو مفلوج کرنا۔

۱۰ :۔ فضائی بمباری یا راکٹوں کے ذریعے ایران کے تیل کے کنوؤں پہ حملہ کرنا۔ اور ان میں آگ لگانا۔ اس کارروائی کے نتیجے میں مذکورہ کنوؤں کے تیل کا ایک بڑا حصہ پانی کی سطح پہ جمع ہو گیا ہے اور اب وہ تمام سمندری جانوروں کے لئے ہلاکت کا باعث بن رہا ہے۔

یہ مجرمانہ ہتھکنڈے بھی جن کا صرف ایک حصہ درج کیا گیا ہے جب کارگر ثابت نہ ہوئے تو امریکہ کو یہ فیصلہ کرنا پڑا کہ وہ جنگ کو روکنے اور صدام کی حکومت کو زوال سے بچانے کے لئے ایک نئی پالیسی وضع کرے۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے امریکہ کے عظیم نشریاتی امپریلزم نے عالمی سطح پر صلح وامن اور جنگ بندی کے قیام کا راگ الاپنا شروع کر دیا۔ اس سلسلے میں نام نہاد مسلمان آلۂ کار حکومتیں بھی جو امپریلزم کے اجزاء کے ایک حصّے کو تشکیل دیتی ہیں۔ کچھ اپنے آقا یعنی امریکہ کی ہدایت پہ اور کچھ اپنی مسلمان قوموں کے درمیان

اسلامی انقلاب کے سرایت ہونے کے خوف کی وجہ سے" صلح " کا پرچار کرنے لگی ہیں۔ تاکہ وہ اسلامی جمہوریہ ایران کو اس "مسلط کردہ صلح " پر آمادہ کر سکیں۔ اور اسی طرح وہ عراق کی مجرم حکومت کو پاک اور بے گناہ اور صلح جو اور اس کے مقابلے میں ایران کو " جنگ پسند " ظاہر کر سکیں۔ اور وہ بھی مضحکہ خیز دلائل اور اسلام کے نام پر۔

یہ خود فروش لوگ وہی تھے جنہوں نے عراق کی خونخوار حکومت کے ایران پر حملے کے وقت یا اس کی روپے پیسے سے یا فوجی قوت بھیج کر یا خاموش رہ کر امداد کی تھی۔ اور اسلامی جمہوریہ ایران پر اپنے حملوں میں شدت پیدا کرنے کے لئے ہر لمحہ اس کی حوصلہ افزائی کی تھی۔ انہوں نے اس سلسلے میں اسلام کے بھیس میں اور اسلام کے نام پر متعدد وفود ایران بھیجے تاکہ وہ صلح اور جنگ بندی کے نام پر اپنی گھناؤنی سازش کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ بہرحال یہ سازش بھی انقلاب کے بیدار مغز قائد اور اس کے ہوشمند پیروکار مسلمان عوام کی بدولت ناکام ہو گئی۔ چونکہ وہ اس نعرے کی ماہیت سے بخوبی واقف تھے جسے امریکہ اور اس کی آلہ کار حکومتوں کے نشریاتی اداروں نے ہم آواز ہو کر بلند کیا تھا۔ کیونکہ حقیقت میں اس کا مقصد " صلح " نہیں تھا اور نہ ہے۔ وہ دوسرے مقاصد کی تلاش میں تھے اور ہیں۔ ان کی مثالیں ذیل میں مختصر طور پر بیان کی جاتی ہیں۔

۱۔ حکومت عراق کی شکست خوردہ فوجوں کی تنظیم نو اور ان کی تقویت

میں اضافہ کرنا۔

۲:۔ ایران کو مذاکرات کی میز پر کھینچ کر لانا اور پھر اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف سیاسی ہتھکنڈے اور سازشیں شروع کر کے عالمی سطح پر اس کی نشر و اشاعت کرنا۔

۳:۔ ایران کے مسلمان عوام اور ذمہ دار لوگوں کے قیمتی وقت اور طاقت کو مشغول رکھنے کے لئے مذاکرات کو غیر محدود مدت تک جاری رکھنا اور اس طرح ملک کو تعمیر نو سے اور اسلامی انقلاب کی تعلیم کو ایران کی سرحدوں سے باہر جانے سے روکنا۔

۴:۔ وقتی طور پر اس بین الاقوامی فوج کا تقرر جو براہ راست امریکہ کی ایجنٹ ہے اور بنیادی طور پر یہ تنظیم امریکہ کے امپریلزم کے جرائم کو حق بجانب قرار دینے کے لئے قائم کی گئی ہے۔ جنگ بندی کے نفاذ کے لئے صلح کے نام سے مذاکرات جاری رکھنے کے دوران ان کی طرف سے اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف سازش کا آغاز اور بعد میں حکومت عراق اور نشرواتی امپریلزم کی طرف سے مخالفانہ پراپیگنڈے کے ذریعے اصل معاملے کو توڑ موڑ کر پیش کرنا۔

یہ عبرت حاصل کرنے کے لئے برا نہیں ہے کہ ہم مظلوم فلسطینیوں اور مصر، اردن، شام اور لبنان جیسے عرب ممالک کے بارے میں اس پالیسی کی کارفرمائیوں پر ایک نظر ڈالیں کہ ان کو کس طرح مشغول رکھ کر ہر روز مذاکرے کے بہانے سے ان کے علاقوں کے کچھ حصے پر قبضہ کر لیا جاتا ہے۔

۵:۔ مملکت کے نوجوانوں کی ایک تعداد کو بے فائدہ قتل کر کے اور

اسس سے پیدا ہونے والے جانی نقصانات کو بنیاد بنا کر انقلاب کی قیادت کے خلاف پروپیگنڈہ کے لئے داخلی زرخرید ایجنٹوں کے ہاتھوں میں ایک بہانہ دینا اور اسی طرح انقلاب کے حامیوں میں مایوسی پھیلانا اور آخر میں ایسے لوگوں کے ذریعے جو کمزور بصیرت اور متزلزل ایمان کے مالک ہیں۔ اسلامی جمہوریہ ایران کے راہنماؤں کی مخالفت کرانا۔

۶:۔ اس کے بعد اسلامی جمہوریہ ایران کی سرزمین پر قدم بہ قدم قبضہ اور امریکہ کے امپریلزم کی بے دریغ تائید و حمایت سے مقبوضہ علاقوں میں سازش کے مرکزوں کی تشکیل اور وقتاً فوقتاً اپنی آلہ کار چھوٹی چھوٹی حکومتوں کا قیام۔

۷:۔ امریکہ کے جرائم پر پردہ ڈالنا۔

۸:۔ اور موقع ملتے ہی ہمیشہ کے لئے اسلام کو ختم کرنا۔

صلح کے بارے میں ایران کی تجویز

۵:۔ ابتداء سے ہی جو کوئی کسی دوسرے سے زیادہ صلح اور امن و امان کا محتاج رہا ہے، وہ تو بنیادی ملک اسلامی جمہوریہ ایران ہے۔ کیونکہ وہ شروع سے ہی اس بات کا ارادہ رکھتا تھا اور رکھتا ہے کہ وہ ظالم و سفاک شاہی حکومت کے باقی ماندہ ویرانوں کو دوبارہ اسلامی معیاروں کے مطابق آباد کر سکے اور ان میں احسن طریقے سے شریعت اسلام کو نافذ کر سکے جو نہ صرف مسلمان ملکوں کے لئے بلکہ دنیا کے تمام مستضعفین کے لئے ایک

اعلیٰ نمونہ کی صورت میں پیش کرے۔ اور یہی وہ مقاصد ہیں۔ جن کے لئے اسلامی جمہوریہ ایران کے لیڈر خاص طور پر حضرت امام خمینی کوشش کرتے رہے ہیں اور اس وقت تک کوشش کرتے رہیں گے جب تک اسلام خطرے میں نہ پڑے۔ ہم کسی ایسے شخص کے ساتھ مقابلے کے مقام پر نہیں نکلے۔ جس نے ہم پر ظلم روا نہ رکھا ہے یہی وہ نقطہ نظر تھا جس سے اسلامی جمہوریہ ایران نے ایران پر عراق کے حملے سے پہلے بین الاقوامی انجمنوں کو اور ان ملکوں کے سربراہوں کو جو اب صلح کی باتیں کر رہے ہیں، مطلع کیا کہ عراق کی طرف سے ایران پر حملہ ہونے والا ہے لیکن کسی نے کان نہ دھرا چونکہ وہ تو پہلے ہی پس پردہ ایران کے خلاف عراق کے حملے کے بارے میں متفق الرائے ہو چکے تھے۔ اس کے باوجود جنگ کے بعد اسلامی جمہوریہ ایران نے کئی مرتبہ اپنے علاقے میں قبضہ اور قتل و غارت رد کرنے کی درخواست کی۔ لیکن پھر بھی کسی نے پرواہ نہ کی۔ کیونکہ وہ تو عراق کی یقینی فتح کی امید رکھتے تھے۔ بہر حال اب بھی جبکہ اسلامی جمہوریہ ایران پوری طاقت رکھنے کی پوزیشن میں ہے وہ مکمل طور پر حقیقی صلح کا مطالبہ کرتی ہے۔ اور وہ خود منصفانہ طور پر اس کے لئے تمام سہولتیں فراہم کرے گی۔

قاتلوهم حتی لا تکون فتنه

مسلط کردہ جنگ کے خاتمے کے سلسلے میں اسلامی جمہوریہ ایران
کی طرف سے قرارداد کو قبول کر لینے کی صورت میں ہم اپنی دلی خواہش کے باوجود
مجبوراً مذکورہ بالا آیت شریفہ کی پیروی کرتے ہوئے اور سرور
شہیدان حضرت حسین ابن علیؑ کی طرح "ہیہات من الذلہ"
کا تاریخی نعرہ بلند کرتے ہوئے اس کفر کے فتنے کو مٹانے تک
اپنی جنگ جاری رکھیں گے یہاں تک کہ ہم بالآخر حقیقی اسلام کے
پرچم کو نہ صرف عراق میں بلکہ تمام دنیا میں لہرا دیں خوش قسمتی سے اس
مقصد کے حصول میں ایران اکیلا نہیں ہے بلکہ کروڑوں
مسلمان اور غیر مسلمان لوگ ہمارے ساتھ ہیں اور ہمارے دوست
ہیں۔ خاص طور پر خود عراق کی ملت مسلمان جو اس ظالم حکومت
کے چنگل سے نجات حاصل کرنے کے لیے اسلامی جمہوریہ ایران کے
ساتھ تعاون کر رہی ہے جیسا کہ اب عراقی مجاہدین عراق کے اندر اور
باہر اس ملک کی حکومت کے خلاف نبرد آزما ہیں۔

ایک اور اہم نکتہ جو ہمیشہ مسلمان عوام کو دھوکہ دینے کے لئے
استعمال کیا جاتا ہے، یہ ہے کہ دو مسلمان ملک آپس میں کیوں لڑ رہے

ہیں. عوام کو فریب دینے والے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اگر عراق سے مراد عراق کی ملت مسلمان ہے تو وہ ہمارے ساتھ جنگ کرنے کا کوئی ارادہ یا خیال نہیں رکھتی۔ بلکہ اس کے ساتھ ہمارے بہترین تعلقات تھے اور ہیں۔ اگر اس سے مراد عراق کی قابل نفرت حکومت ہے تو وہ مسلمان نہیں ہے جیسا کہ پہلے ہی حکومت عراق کے کافر ہونے کی وضاحت کی جا چکی ہے۔ اس صورت میں آپ لفظ "مسلمان" اس موذی کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔ جن لوگوں نے یہ نعرہ تخلیق کیا ہے وہ امریکہ کے صیہونی حکمران ہیں جو پس پردہ واقعات و حقائق کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے سے کتراتے ہیں۔ وہ ان کو یہ نہیں بتاتے کہ یہ جنگ حکومت عراق کی طرف سے ایران پر مسلط کی گئی ہے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ یہ ایک اسلامی حکومت اور ایک کافر حکومت کے درمیان جنگ ہے۔

عراق کی حکمران بعث پارٹی ایک کافر جماعت ہے جو بظاہر اسی نیشنلزم اور سوشلزم کا مجموعہ ہے جو بنیادی طور پر اسلام کے منافی ہے اور اس پارٹی کا بانی بھی "میشل عفلق" نامی ایک عیسائی تھا۔ یہ حکومت ہمیشہ اسلام کو مٹانے کے لئے کوشش کرتی رہی ہے اور کرتی رہے گی۔ جیسا کہ اس سلسلے میں مزید توضیحات

پہلے ہی پیش کی جا چکی ہیں۔

آخر میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ اشارہ کرنا ضروری ہے کہ یہ مقالہ رونما ہونے والے واقعات کی کیفیت کا ایک مختصر سا جائزہ ہے؛

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]